لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لَكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ اَلنَّبِيّن (سورۃ الاحزاب - ۴۰) ترجمہ۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰه اَنَا خَاتَمُ النَّبينَ لا نَبَّى بَعدىْ (ترمزی جلد ۲، ابواب الفتن، باب مأ ء لا تقوم السا عته حتى يخرج) ترجمہ۔ رسول اللہ نے فرمایا 'میں نبیوں کا خاتم میرے بعد کوئی، کسی بھی قسم کا نبی نہیں'

بُلٹن جولائی ۱۹۹۸ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے شاخ)

دارالسلام، ۱۵ سٹینلے ایونیو، ویمبلے، یو کے، ایچ اے ۰ - ۹ جے کیو

فون نمبر 0181 903 2689 / 0181 900 2348

جولائی میٹنگ

اسلام علیکم۔

آپ سے درخواست ہے کہ جماعت کی ہر میٹنگ میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۵ جولائی ۱۹۹۸ء

وقت:۔ ۳ بجے بعد از دوپہر

مہربانی فرما کر یاد رکھیں کہ جماعت کی میٹنگ ہر مہینے کی پہلی اتوار کو منعقد کی جاتی ہے۔ خود تشریف لائیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لائیں۔ ہم سب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جماعت کے متعلق اُن کی غلط فہمیاں دور کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

تکمیل تبلیغ

برائے حضرت مرزا غلام احمد۔ مسیح موعود، مہدی معہود، مجدد اعظم

مضمون تبلیغ جو اِس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع کیا ہے۔ جس میں بیعت کے لئے طالبوں کو بلایا ہے۔ اُس کی مجمل شرائط کی تشریح یہ ہے۔

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم ۔یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔(۱)۔۔۔

اے اخوان مؤمنین (اَیَّدَکُمُ اللّٰہُ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ) آپ سب صاحبوں پر جو اس عاجز سے خالصاً لطلب اللہ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں(۲) ۔۔۔ مگر جس مدعا کے لئے بیعت ہے یعنے حقیقی تقویٰ اختیار کرنا اور سچا مسلمان بننے کے لئے کوشش کرنا۔ اس مدعا کو خوب یاد رکھے اور اس وہم میں نہیں پڑنا چاہیئے کہ اگر تقویٰ اور سچا مسلمان بننا پہلے ہی سے شرط ہے تو پھر بعد اس کے بیعت کی کیا حاجت ہے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقوٰے جو اوّل حالت میں تکلّف اور تصنّع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور ببرکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہوجائے اور اس کا جز بن جائے اور وہ مشکوٰتی نُور دل میں پیدا ہوجائے کہ جو عبودیت اور رُبوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بُری معلوم ہوتی ہے جیسے وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بُری ومکروہ ہے۔ اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسّر آتا ہے بلکہ بجُز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ سو اِس نور کے پیدا ہونے کے لئے ابتدائی اتقاء جس کو طالب صادق اپنے ساتھ لاتا ہے شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی علت غائی بیان کرنے میں فرمایا ہے۔ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ یہ نہیں فرمایا کہ ھُدًی لِلۡفَاسِقِیۡنَ یا ھُدًی لِلۡکَافِرِیۡنَ ۔ابتدائی تقویٰ جس کے حصول سے متقی کا لفظ انسان پر صادق آ سکتا ہے۔ وہ ایک فطرتی حصّہ ہے کہ جو سعیدوں کی خلقت میں رکھا گیا ہے اور ربوبیت اولیٰ اور وجود بخش ہے جس سے متقی کا پہلا تولّد ہے۔ مگر وہ اندرونی نُور جو روح القدس سے تعبیر کیا گیا ہے وہ عبودیت خالصہ تامہ اور ربوبیت کاملہ مستجمعہ کے پورے جوڑ و اتصال سے بطرز ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰہُ خَلۡقًا اٰخَرَ کے پیدا ہوتا ہے اور یہ ربوبیت ثانیہ ہے جس سے متقی تولّد پاتا ہے اور ملکوتی مقام پر پہنچتا ہے اور اس کے بعد ربوبیت ثالثہ کا درجہ ہے جو خلق جدید سے موسوم ہے جس سے متقی لاہوتی مقام پر پہنچتا ہے اور تولّد ثالث پاتا ہے۔

واضح ہو کہ بالقائے رب کریم وجلیل جس کا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کو انواع واوسام کے اختلافات اور غل اور حقد اور نزاع اور فساد اور کینہ اور بغض سے جس نے اُن کو بے برکت ونکما وکمزور کردیا ہے۔ نکات دے کر فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا کا مصداق بنادے۔۔۔۔ اِس جگہ اِس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی ومحبت پیش آوے۔ اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اُن کی قدر کرے۔ اُن سے جلد صلح کرلیوے اور دلی غبار کو دُور کردیوے اور صاف باطن ہوجاوے اور ہرگز ایک ذرّہ کینہ اور بغض اُن سے نہ رکھے۔۔۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور اُن کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ ونااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کے ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہوجائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اِس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور وبروز کا وسیلہ ٹھیراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہوجاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوجاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روح خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالےٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کرلیا ہے غافل نہیں ہوں گا خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔۔۔ وہ اس گروہ کو بہت بڑھائیگا۔۔۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کی لئے بطور نمونہ کی ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (۳)

---

(۱) اشتہار ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ بمطابق ۲۱ جنوری ۱۸۸۹ء

(۲) اصل اشتہار میں یہاں سے لے کر ''اور تولّد ثالث پاتا ہے'' تک مضمون حاشیے میں دیا گیا ہے۔

(۳) اشتہارُ گذارش ضروری۔ بخدمت ان تمام صاحبوں کے جو بیعت کرنے کے لئے مستعد ہیں' ۴ مارچ ۱۸۸۹ء